ہیں اور ان سے اپنے اسلاف کی اجتہادی و فقہی مساعی کا پتا چلتا ہے۔

ہم اپنے قارئین کرام سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ اس نوع کی کتابوں کا مطالعہ کریں گے۔

حدیثِ جاں

از : راسخ عرفانی

ناشر : مکتبۂ نور، چوک نیائیں، گوجرانوالہ

صفحات ۱۱۲ - کتابت، طباعت، کاغذ، جلد، سرورق دیدہ زیب - قیمت ۲۰ روپے

راسخ عرفانی کا شمار اردو کے ان شعرا میں ہوتا ہے جو شاعری کی ہر صنف پر قدرت رکھتے ہیں۔ ان کو اللہ کی طرف سے ایسا ذہنِ رسا عطا ہوا ہے کہ نظم ہو یا غزل، رباعی ہو یا قطعہ، حمد ہو یا نعت، تمام انواعِ سخن پر انھیں عبور حاصل ہے۔ اس سے پہلے ان کے اشعار کے متعدد مجموعے شائع ہو چکے ہیں جو ان کی شعرگوئی کی صلاحیتوں پر شواہدِ عدل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

کچھ عرصے سے ان کے مزاج و ذہن کی کیفیت بالکل بدل گئی ہے اور انھوں نے اپنے آپ کو حمد و نعت کے لیے وقف کر رکھا ہے۔

ان کا تازہ مجموعۂ کلام "حدیثِ جاں" کے نام سے طبع ہوا ہے، جو صرف حمد و نعت کی طرفہ طرازیوں پر مشتمل ہے۔ چند شعر ملاحظہ ہوں :

رنگِ قوسِ قزح کی اداؤں میں بھی فصلِ گل کی مہکتی فضاؤں میں بھی
زیرِ لب گنگناتی ہے موجِ صبا حمدِ ربِّ علا، نعتِ خیر الوریٰ
جب سفینے تلاطم میں گھرنے لگیں سائے آنکھوں میں غم کے بکھرنے لگیں
گونجتی ہے سرِ بادباں جا بجا حمدِ ربِّ علا، نعتِ خیر الوریٰ

مری التجا ہے مرے خدا مری آرزو کو دوام دے
مرا ذوقِ حرفِ سکوت ہے اسے تابِ حسنِ کلام دے
مرے فکر و فن کو فروغ دے پئے مدحِ سرورِ انبیا
جو چھپی ہیں سینے میں حسرتیں انھیں اذنِ شہرتِ دوام دے

نعت رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا مسئلہ نہایت نازک مسئلہ ہے۔ اس میں شاعر کے لیے ہر آن حد سے تجاوز کا خطرہ درپیش رہتا ہے۔ لیکن راسخ عرفانی اس مشکل منزل کو کامیابی سے طے کرنے کا بہت اچھا سلیقہ رکھتے ہیں۔